روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 13 جولائی 2002ء 2 جمادی الاول 1423 ہجری - 13 وفا 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 157

گرم لوہا

حضرت خبابؓ کی مالکن ام انمار لوہے کو سخت گرم کرتی اور حضرت خبابؓ کے سر پر رکھ دیتی - انہوں نے حضور ﷺ کے پاس شکایت کی تو حضورؐ کی دعا سے ام انمار کو سر میں ایک بیماری ہوگئی اور حضرت خباب نے اس ظلم سے نجات پائی -

(اسد الغابہ جلد 2 ص 98 - از عبدالکریم الجزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ سنت قدیمہ ہے کہ انبیاء کا ساتھ دینے والے ہمیشہ کمزور اور ضعیف لوگ ہی ہوا کرتے ہیں - بڑے بڑے لوگ اس سعادت سے محروم ہی رہ جاتے ہیں ان کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ان باتوں سے پہلے ہی فارغ التحصیل سمجھے بیٹھے ہوتے ہیں - وہ اپنی بڑائی اور پوشیدہ کبر اور مشیخت کی وجہ سے ایسے حلقہ میں بیٹھنا بھی ہتک اور باعث ننگ و عار جانتے ہیں جس میں غریب لوگ مخلص کمزور مگر خدا تعالیٰ کے پیارے لوگ جمع ہوتے ہیں - میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے - مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے - ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لا انتہاء اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو ان سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں ان دنیوی لذات کے دلدادوں کو اس لذت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں - ان میں سے مثال کے طور پر ایک شخص شاہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم ہی کے حالات کو غور سے دیکھو کہ کیسا صدق کا پکا اور وفا کا سچا تھا - جان تک سے دریغ نہیں کیا - جان دے دی مگر حق کو نہیں چھوڑا - ان کی جب مخبری کی گئی اور ان کو امیر کے روبرو پیش کیا گیا تو امیر نے ان سے یہی پوچھا کہ کیا تم نے ایسے شخص کی بیعت کی ہے؟ تو اس نے چونکہ وہ ایک راستباز انسان تھا صاف کہا کہ ہاں میں نے بیعت کی ہے مگر نہ تقلیداً اندھا دھند بلکہ علیٰ وجہ البصیرۃ اس کی اتباع اختیار کی ہے - میں نے دنیا بھر میں اس کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا - مجھے اس سے الگ ہونے سے اس کی راہ میں جان دے دینا بہتر ہے -

غرض مرحوم اس بات کا ایک نمونہ چھوڑ گئے ہیں کہ ہمارے تعلق رکھنے والے کیسے صادق الایمان اور صادق الاعتقاد ہیں -

(ملفوظات جلد پنجم ص 584)

موسم برسات کی شجرکاری کیلئے ضروری ہدایات

✿ موسم برسات کی آمد آمد ہے - ربوہ کے ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پودے لگاتے ہیں - موسم برسات کی شجرکاری کی تیاری کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے -

1- چونکہ ربوہ کی زمین گرم خشک ہے اس لئے اگر ابھی سے پودے لگانے کے لئے گڑھے کھود لئے جائیں تو زمین کو ٹھنڈی ہونے کیلئے کافی وقت مل جائے گا - یاد رہے کہ پودے کی مناسب سے گڑھا (بڑا یا چھوٹا) کھود لیں اور اس کو کھلا چھوڑ دیں دوبارہ اس کو اس وقت بھریں جب آپ پودہ لگا رہے ہوں - اس لحاظ سے چونکہ ربوہ میں پانی کی قلت ہے اور موسم گرما میں پودوں کو پانی فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے موسم برسات کی شجرکاری نہایت کامیاب رہتی ہے اور پودوں کو تناور درخت بنانے کیلئے ہمیں اس موسم سے موسم بہار کی نسبت زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے -

2- پودے کا انتخاب آپ نے اپنی مرضی سے کرنا ہے لیکن خیال رکھیں کہ جہاں آپ پودہ لگانا چاہتے ہیں وہاں اوپر بجلی کے تار تو نہیں اگر اوپر بجلی کے تار ہوں تو بڑے قد والے پودے نہ لگائیں - بلکہ کنیر - گلہڑ وغیرہ لگا سکتے ہیں -

3- جہاں جگہ کھلی ہے اور بجلی کے تار بھی نہیں وہاں نیم - ارجن - سفیدہ - جامن - مولسری - ایلسٹونیا اور بکائن وغیرہ لگائیں -

4- اسی طرح پھلدار پودوں کا انتخاب بھی آپ اپنے گھر یا باہر جگہ کے حساب سے پودے کے پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں -

5- سایہ دار پودوں میں سے نیم کا درخت کثیر الفوائد ہے اس لئے اگر آپ پسند کریں تو نیم کے درخت کو کثرت کے ساتھ لگائیں - یہ فضاء میں تازگی لانے کیلئے دوسرے تمام درختوں سے بڑھ کر ہے -

6- پھلدار پودوں اور سایہ دار پودوں کو کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے - کھادوں کی تین بنیادی اقسام ہیں سبز کھاد - گوبر کھاد - کیمیاوی کھاد - لیکن کھادیں ہمیشہ مناسب مقدار میں استعمال کرنی چاہئیں -

7- پودوں کی نشوونما کے لئے مختلف مراحل اور مختلف

(باقی صفحہ 7 پر ☜)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1909ء ①

11	جنوری	حضرت چوہدری رستم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
21	جنوری	حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یتامیٰ، مساکین اور طلبہ کی امداد کی تحریک فرمائی۔
31	جنوری	منکرین خلافت کے اٹھائے ہوئے فتنہ کہ انجمن خلیفہ پر حاکم ہے کے متعلق حضور نے مجلس مشاورت طلب فرمائی۔ 250 نمائندے شریک ہوئے۔ حضور نے استحکام خلافت کی خاطر زبردست تقریر فرمائی۔ اور بعض احباب کی دوبارہ بیعت لی۔
	فروری	حضور کے فرمودہ 'درس القرآن' کی اشاعت
یکم	مارچ	مدرسہ احمدیہ کی مستقل درسگاہ کی حیثیت سے بنیاد رکھی گئی۔
14	مارچ	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوا۔
	اپریل	حضرت قدرت اللہ خان صاحب شاہ جہانپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
9	مئی	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی شادی حضرت بوزینب بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوئی۔ 10 مئی کو ولیمہ ہوا۔
20	مئی	سابق والئ قلات میر خداداد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔ آپ 37 سال تک (1892ء تک) قلات کے حکمران رہے تھے۔ 1904ء میں بیعت کی۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے محمود خان حکمران بنے۔
25	مئی	مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے حضور کے زیر صدارت یہ قرارداد پاس کی کہ پنجاب میں اردو کو تعلیمی زبان بنایا جائے۔
	مئی	حضور کی اجازت سے بورڈنگ مدرسہ کی تعمیر کے لئے تیس ہزار روپیہ کی اپیل کی گئی حضور نے 600 روپے چندہ دیا۔
یکم	جون	مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے تحت انگریزی ترجمہ قرآن کا کام شروع کیا۔ مگر بعد میں اپنی ملکیت قرار دے کر شائع کیا۔
15 تا 19	جون	رام پور میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے درمیان مباحثہ ہوا جو مباحثہ رام پور کے نام سے شائع ہوا۔
—	جولائی	حضور نے بھیرہ میں اپنا سہ منزلہ مکان احمدیہ بیت الذکر کے لئے ھبہ کر دیا۔
15	جولائی	حضرت مسیح موعود کے الہام 'تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد' کے تابع شاہ ایران کو فسادات کی وجہ سے روسی سفارت خانہ میں پناہ گزین ہونا پڑا۔
—	اکتوبر	حضرت شیخ محمد یوسف صاحب نے قادیان سے نیا اخبار 'نور' جاری کیا جس کا مقصد سکھوں میں دعوت الی اللہ تھا۔
—	اکتوبر	حضرت میر قاسم علی صاحب نے دہلی میں دیانند مت کھنڈن سبھا کے نام سے انجمن قائم کی جس کا مقصد آریہ سماج کے فتنوں کا استیصال تھا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 214)

نماز میں لذت وسرور پانے کا طریق

لالیاں (ضلع جھنگ) سے حضرت مولوی تاج محمود صاحب خدا کے محبوب ومقدس مامور حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور 9/اگست 1904ء کو پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور نماز میں سرور اور لذت کے لئے درخواست دعا کی فرمایا:۔

''دعا کرتے رہو اور کراتے رہو۔ ایک کارڈ روزانہ لکھ دیا کرو کہ دعا یاد آجایا کرے۔ طبیعت پر جبر کر کے جو کام کیا جاتا ہے ثواب اسی کا ہوتا ہے اور اسی کا نام نفس لوامہ ہے کہ طبیعت آرام چاہتی ہے اور محبوبات نفسی کی طرف کھچی جاتی ہے مگر وہ بزور اسے مغلوب کر کے خدا کے احکام کے ماتحت چلا جاتا ہے اس لئے اجر پاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93)

خدام دین کے اخلاقی و روحانی کمالات

(سیدنا حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ اوصاف سے انتخاب)

اول

''جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت، محنت، علم، جب تک کہ یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں۔ تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے، محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں۔ اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانت دار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 269)

دوم

''اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ من یتق ویصبر (یوسف: 91) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاک دامن ہوں۔ فسق وفجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں، لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ وفساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے .... میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت (دینی) کے واسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کریں گے۔ مگر پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی شے کو تلاش کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 319,318)

سوم

حضور نے اپنے وصال سے صرف تین روز قبل اپنے ان دلی جذبات وخیالات کا اظہار فرمایا کہ:۔

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ البتہ شیخ غلام احمد اس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔ اس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے۔ کچھ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں ایک جگہ اس کو پتھر بھی پڑے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا اور وہ زخمی ہوا........ جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں۔ تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزر کر لیتے تھے''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 682)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دل گداز یادیں

آپ نے ماحول ربوہ کے ہمسائیوں سے مضبوط تعلق رکھا اور ہمیشہ احسان کا سلوک فرماتے

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی غیر مطبوعہ روح پرور یادوں کا سلسلہ اگرچہ لامتناہی ہے بلکہ 'دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار' والا معاملہ ہے۔ چند مزید غیر مطبوعہ واقعات ہدیہ قارئین ہیں۔

احسان کا بدلہ احسان

ہجرت کے بعد ربوہ میں نئی نئی آمد غیر معمولی مسائل اور وسائل کی کمی کے باوجود ہمارے باہمت' اولوالعزم اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 15`16`17 اپریل 1949ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کا فیصلہ فرمایا باوجود نامساعد حالات کے یہ جلسہ اپریل میں منعقد ہو رہا تھا۔

اور ماہ اپریل میں عام تو عام بڑے بڑے زمینداروں کے گھروں سے بھی گندم دستیاب ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اس جلسہ کے لئے گندم کا انتظام کیسے' کس طرح اور کس خوش نصیب کے تاریخی تعاون سے ہوا۔ اس کا ذکر درج ذیل واقعہ میں ہے۔ جو حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے کئی مرتبہ خود سنایا۔

آپ فرماتے ہیں۔

جب ربوہ نیا نیا آباد ہو رہا تھا تو میرے پاس ایک غیر از جماعت صاحب تشریف لائے۔ اور اپنا تعارف یوں کروایا۔

میرا نام مسو ہے میں کانویں والا کا لالی ہوں۔ اور آپ کا ہمسایہ ہوں۔ اگرچہ آپ میرے جیسے معمولی زمیندار کے تعاون کے محتاج تو نہیں ہیں مگر اس کے باوجود اگر میرے لائق کوئی خدمت یا حکم ہو تو آپ مجھے تعاون کرنے والا پائیں گے"۔

حضور فرماتے ہیں۔

یہ ان کے ساتھ میری پہلی ملاقات تھی جس نے میرے دل و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑے اور مجھے ان کے اندر چھپی قائدانہ صلاحیتوں کا تاثر ملا۔ اس ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے پوچھا آپ کو پتہ ہے یہ صاحب کون تھے۔ پھر خود ہی اس کی وضاحت یوں فرمائی۔

یہ کانویں والا کے انتہائی بااثر معروف سماجی اور سیاسی راہنما مہر محمد محسن لالی صاحب تھے جو کہ ممبر اسمبلی بھی رہے ہیں۔ جب ربوہ میں پہلے جلسہ سالانہ کیلئے گندم کی فراہمی مشکل نظر آئی تو میں نے سید سعید احمد شاہ صاحب کو (جو غالباً ناظم سپلائی تھے) سے کہا کہ آپ مہر محمد محسن صاحب کے پاس کانویں والا جائیں۔ اگرچہ میری ان سے ایک ہی ملاقات ہوئی ہے لیکن اس ملاقات نے گہرے مخلصانہ نقوش چھوڑے ہیں۔

ان سے قیمتاً گندم کی فراہمی کے سلسلہ میں تعاون کی بات کریں۔ ساتھ ہی یہ قطعی ہدایت فرمائی کہ اگر وہ گندم فراہم کرنے کا عندیہ دیں تو ان سے ریٹ دریافت کرنے کی بجائے انہیں منہ مانگی قیمت ادا کریں اور رعایت کا قطعی تقاضہ نہ کریں۔ چنانچہ شاہ صاحب نے کانویں والا جا کر مہر صاحب سے ملاقات کی اور میرا پیغام ان تک پہنچایا جس پر مہر صاحب نے بلا توقف کہا کہ جتنی چاہیں گندم فراہم کرادوں گا اور ٹھیٹھ' مقامی دیہاتی زبان میں کہا کہ آپ فلاں تاریخ کو "لدئے" لے آئیں۔ یعنی ٹرک وغیرہ۔

مقررہ تاریخ پر شاہ صاحب چند کارکنان کے ہمراہ ٹرک وغیرہ لے گئے۔ جب گندم کا وزن ہو گیا تو شاہ صاحب نے رقم کی ادائیگی کا ذکر کیا۔ جس پر مہر صاحب نے جلالی لہجے میں کہا کہ آپ کے پاس رقم زیادہ ہے میں خود ربوہ حاضر ہو کر میاں صاحب سے رقم لے لوں گا۔ آپ گندم لے جائیں۔ لیکن شاہ صاحب کو میں نے واضح طور پر کہا ہوا تھا کہ منہ مانگی رقم دے کر آنا مگر ادھر صورت حال بالکل الٹ ہو چکی تھی۔ اور شاہ صاحب اس کیفیت میں تھے کہ

نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن

جب محترم شاہ صاحب نے گندم لے جانے میں قدرے تاخیر یا تذبذب سے کام لیا تو مہر صاحب نے سنجیدگی سے فرمایا شاہ صاحب گندم لے جائیں بصورت دیگر میں اپنے ڈرائیور کو حکم دوں گا کہ وہ ٹرک ربوہ لے جائے۔ مہر صاحب کے ان دوٹوک الفاظ اور غیر لچکدار رویہ پر محترم شاہ صاحب گندم لے آئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔

غیر معمولی تعاون کا یہ انداز حضرت میاں صاحب کی طبیعت پر بہت گراں تھا۔ میاں صاحب نے 2`3 مرتبہ رقم بھجوائی کبھی مہر صاحب نہ ملتے اور جب ملتے بڑے ادب سے کہتے ہیں مصروفیت کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکا میاں صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیں میں رقم لینے کے لئے جلد حاضر ہوں گا مگر اس کے باوجود وہ تشریف نہ لائے۔

حضرت میاں صاحب پر رقم کی ادائیگی بوجھ بنی ہوئی تھی۔ کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ مہر محسن صاحب بیمار ہیں اور علاج کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم ہیں۔

حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں:۔

جب مجھے مہر صاحب کی بیماری کا علم ہوا تو جہاں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی توفیق پائی وہیں فوراً میں نے ایک وفد کو مہر صاحب کی عیادت کے لئے لاہور بھجوایا۔ ان کے ہاتھ گندم کی قیمت سے زائد رقم بھجوائی۔ وفد کو ہدایت کی کہ مہر صاحب کو میری طرف سے سلام اور عیادت کا پیغام پہنچانے کے بعد بطور عیادت جسے جھنگ کی زبان میں "پچھنی" کہتے ہیں۔ ان کے تکیہ کے پاس رکھ دیں۔ چنانچہ وفد نے ایسا ہی کیا۔ جس پر مہر صاحب نے دلی شکریہ کے ساتھ رقم رکھ لی اور صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔

اس طرح حضرت میاں صاحب نے احسان کا بدلہ احسن رنگ میں چکا کر ہی دم لیا جبکہ محترم مہر صاحب کی اعلیٰ ظرفی اور اس غیر معمولی تعاون کو نہ صرف یاد رکھا بلکہ متعدد مواقع پر حتیٰ کہ مہر صاحب کی وفات کے بعد اکثر اس واقعہ کا ذکر فرماتے رہے۔

ماحول ربوہ کے زمینداروں کی بہبود

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب باوجود لامتناہی' جماعتی اور تعلیمی مصروفیات کے' ماحول ربوہ کے غیر از جماعت احباب سے ذاتی رابطے اور تعلق کو خصوصی اہمیت دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے ماحول ربوہ کے غریب سادہ عوام خصوصی توجہ اور ہمدردی کے مستحق ہیں۔

یہ لوگ نسلاً بعد نسلٍ تحصیل چنیوٹ کے چند جاگیرداروں کے بندھن میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ باوجود جوہر قابل ہونے کے انہیں ابھرنے ترقی کرنے خصوصاً تعلیمی سہولتوں کے فقدان نے دوسرے درجہ کا غلام شہری بنا رکھا ہے۔

جب کبھی علاقہ کے متوسط لیڈر ملنے کے لئے آتے تو آپ فرماتے: آپ خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے زیر اثر چند صد یا چند ہزار ایسے افراد ہیں کہ جو انتخابات میں ہماری رائے کے تابع ووٹ دیتے ہیں۔ یا جو ہم کہیں وہ کر گزرتے ہیں۔ آپ استفسار فرماتے کہ ان میں سے کتنے لوگ تعلیم یافتہ ہیں" جب یہ جواب ملتا کہ نہ ہونے کے برابر آپ دریافت فرماتے کیا وہ لیڈر زیادہ بااثر اور کامیاب تصور کیا جائے گا جو ناخواندہ افراد کا لیڈر ہو یا وہ لیڈر جو تعلیم یافتہ افراد کا قائد ہو۔

اس قسم کی مثبت مثالیں دے کر آپ ان کو اس طرف توجہ دلاتے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر کے عوام خصوصاً نئی نسل کو تعلیمی سہولتیں مہیا کریں تاکہ یہ لوگ نہ صرف اپنے علاقہ بلکہ وطن عزیز کے لئے بھی مفید ترین شہری بن سکیں۔

صدر ایوب خان نے جب سال 1959ء میں بنیادی جمہوریت کے پہلے انتخابات کروائے تو آپ نے ربوہ کے قرب و جوار میں رہنے والے ووٹران میں سے مثبت شعور رکھنے والے افراد کو انتخابات میں کھڑا ہونے کا حوصلہ عطا فرمایا۔ اور ان کی بھرپور راہنمائی و سماجی معاونت کی جس کے نتیجہ میں ہرل برادری جو ماحول ربوہ میں کثیر تعداد میں آباد ہے ان میں سے مہر احمد خان صاحب ہرل سکنہ کھڑ مکن کا نام قابل ذکر ہے جو بطور ممبر یونین کونسل منتخب ہوئے۔ مہر احمد خان صاحب کا مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم سے تادم واپسی مثبت رابطہ رہا۔

احمد نگر سے استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بطور ممبر کامیاب ہوئے۔ 1۔ احمد نگر۔ 2۔ پیلو وال سیداں۔ 3۔ پٹھانے والا۔ 4۔ مل سپرا وغیرہ تقریباً چار دیہات پر مشتمل مشترکہ ایک حلقہ انتخاب تھا۔ جس کی کل نشستیں 2 تھیں جبکہ چار امیدوار انتخابی اکھاڑے میں آمنے سامنے تھے۔ چاروں دیہات میں سے احمدی ووٹر اس وقت صرف احمد نگر تک محدود تھے۔

جبکہ اکثریت غیر از جماعت ووٹران پر مشتمل تھی- احمد نگر کی انتخابی فہرست کے مطابق احمدی ووٹر تیسرا حصہ بھی نہ تھے- ان حالات میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کی کامیابی بظاہر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھی-

حضرت میاں صاحب نے مذکورہ دیہات کا جائزہ لیا تو احمد نگر کے بعد سب سے زیادہ ووٹ موضع مل سپرا کے تھے- آپ نے موضع مل سپرا کے ووٹوں اور خاندانوں کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ اس گاؤں میں ایک بااثر قبیلہ کے لوگ جو مانک کے سپرا کہلاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی بنیادی جمہوریت کا الیکشن نہیں لڑ رہا- آپ نے مولانا ابو العطاء صاحب کو فرمایا کہ اگر اس قبیلہ میں کوئی تعلیم یافتہ نوجوان ہے تو اس کو میرے پاس لائیں- میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کے کسی نوجوان کو اوپر لایا جائے تا کہ انہیں سماجی لحاظ سے ابھرنے کا موقعہ ملے- چنانچہ بعد از جائزہ مکرم مولوی صاحب نے مہر خورشید احمد صاحب سپرا کا نام تجویز کیا- مہر خورشید احمد صاحب کی فیملی احمد نگر کے احمدی زمینداروں خصوصاً عبدالرحمٰن صاحب اور عبدالکریم صاحب نمبردار کے بھی زیر اثر تھی-

مہر خورشید احمد صاحب کے مختصر انٹرویو کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ الیکشن میں براہ راست حصہ نہیں لے رہے ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ نئی نسل کے پڑھے لکھے نوجوان آگے آنے چاہئیں-

میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی سفارش کے باعث آپ کو تحصیل کونسل چنیوٹ میں بطور ممبر نامزد کراؤں گا- انشاء اللہ- یہ بات ان کے لئے کسی اعزاز سے کم نہ تھی کہ تحصیل کی سطح پر پسماندہ اور عرصہ سے جاگیردارانہ نظام کے تحت دبے ہوئے معمولی نوعمر زمیندار کا تحصیل کونسل میں نامزد ہونا بظاہر مشکل بلکہ ناممکن نظر آ رہا تھا-

چنانچہ اس قبیلہ نے محترم مولانا صاحب کو الیکشن میں کامیاب کرانے میں بھرپور کردار ادا کیا جس سے مکرم مولانا صاحب غیر معمولی ووٹوں سے کامیاب ہوئے-

الیکشن کے دوران مخالفین نے اس پیشکش کو وقتی سیاسی حربہ قرار دیا اور کہا ایسے عام شخص کو تو یونین کونسل میں بھی کسی نے نامزد نہیں ہونے دینا تحصیل کونسل میں تو نامزدگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے-

مکرم مولانا صاحب کی کامیابی کے بعد حضرت میاں صاحب نے اپنے وعدہ کے مطابق تحصیل کونسل چنیوٹ میں مکرم مہر خورشید صاحب کو ممبر نامزد کروایا- انتہائی بے انصافی ہوگی اگر اس موقع پر مکرم مہر خورشید احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر نہ کیا جائے جنہوں نے تحصیل کونسل میں نامزدگی کے بعد تادم واپسی کمال اخلاص سے ہر حال میں جماعت کے ساتھ عسر یسر میں تعلقات کو سرسبز رکھا-

خصوصاً 1974ء میں جب ربوہ کے بے شمار بے گناہ معصوم شہریوں کے خلاف مقدمات قائم کر کے پابند سلاسل کیا گیا- کئی ماہ کے بعد ان کی ضمانتوں کی امید پر خاکسار کو یہ فریضہ سونپا گیا کہ کم از کم یک صد ایسے ضامنوں کا انتظام کروں جو زرعی زمین کے مالک ہوں' وہ اپنی اراضی کی فرد ملکیت کے ہمراہ ربوہ تشریف لاویں- اس سلسلہ میں سب سے زیادہ تعاون مکرم مہر خورشید احمد صاحب اور ان کی سپرا برادری نے کیا- جو صبح ربوہ تشریف لاتے اور عدالتوں کے اوقات تک ہمارے ہمراہ دار الضیافت کے سامنے والے پلاٹوں میں درختوں کے سائے تلے انتظار کرتے جب علم ہوتا کہ عدالت نے آج ضمانت نہیں لی کل کی تاریخ ڈال دی ہے تو یہ لوگ واپس چلے جاتے-

یہ مخلص ہمسائے بلا امتیاز عقیدہ کئی دن مسلسل تشریف لاتے رہے اور اس وقت کی متعصبانہ مخالفت کی آندھی سے مکمل بے نیاز حق دوستی و ہمسائیگی کمال اخلاص سے نبھائی جب تک اسیران راہ مولیٰ کی ضمانتیں منظور نہ ہوئیں

مکرم مہر خورشید احمد صاحب کی وفات کے بعد اس قبیلہ کے افراد نے جماعت سے رشتہ اخوت وعقیدت قائم رکھا ہوا ہے- یہ سب کچھ ماحول ربوہ میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی بصیرت اور دور اندیشی کا کرشمہ تھا-

مکرم مہر صاحب کی اس نامزدگی سے علاقہ بھر میں جماعت کی وعدہ پروری اور ایفائے عہد اور اثر ورسوخ کا اس قدر نیک اثر ہوا کہ ماحول ربوہ کے خاص و عام نہ صرف اپنے مسائل کے حل کے سلسلہ میں حضرت میاں صاحب سے رابطہ اور تعلق بڑھانے کے سلسلہ میں کوشاں رہنے لگے بلکہ آنے والے انتخابات میں بھی آپ کی راہنمائی اور مشورہ واعانت کو کامیابی کی کلید تصور کرنے لگے-

دلداری اور شفقت کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی احمد نگر میں زرعی زمین تھی جب گندم کی کٹائی شروع ہوئی تو حضور جائزے کی غرض سے زمینوں پر تشریف لے گئے- وہاں پر حضور کے ایک انتہائی قریبی عزیز پہلے سے ہی نگرانی پر مامور تھے- حضور جب بعد از جائزہ واپس تشریف لے جانے لگے تو اپنے اس عزیز سے کہا کہ آج آپ کے لئے کھانا ناصر ظفر اپنے گھر سے لائے گا- آپ شام تک نگرانی کریں یہ بات میرے لئے غیر معمولی عزت افزائی اور دلداری کا باعث تھی- چنانچہ گھر پہنچا وقت کی قلت کے باعث جو کھانا لے کر حاضر ہوا- اس میں ساگ کی بھی ڈش تھی- ابھی ہم کھانا کھا ہی رہے تھے کہ حضور اچانک وہاں تشریف لے آئے جہاں ہم کھانا کھا رہے تھے- آپ نے اس عاجز کی عزت افزائی کی خاطر ایک لقمہ ساگ کا تناول فرمانے کے بعد جس محبت اپنائیت اور ستائشی نظر سے خاکسار کی طرف دیکھا اس کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں-

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات (3/دسمبر 1981ء) کے بعد خاکسار کو یاد فرمایا اور یہ ہدایت دی کہ ماحول ربوہ سے آنے والے غیر از جماعت دوست جو تعزیت کے لئے تشریف لائیں- آپ دفتر سے ایک رجسٹر لے لیں اور آنے والے احباب کی موسم اور وقت کی مناسبت سے ضیافت کے علاوہ ان کے نام کوائف درج کرتے رہیں- ایسے احباب سے مزید روابط اور تعلقات ضروری ہیں اور آنے والے وقت میں ان کی خوشی وغمی میں جماعتی نمائندگی کا اہتمام ضرور کرنا ہوگا-

چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ماحول ربوہ سے آنے والے بہت سے معزز احباب کے کوائف ریکارڈ کئے گئے-

حضور کے اس ارشاد پر کہ ''آنے والے وقت میں ان احباب کی غمی وخوشی میں شامل ہونا ضروری ہے'' کے تناظر میں ایک غیر از جماعت دوست جو ممبر اسمبلی بھی رہے اور حضور سے رابطہ رکھتے تھے- ان کی والدہ کی وفات پر حضور نے مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم اور خاکسار کو یہ ہدایت دی کہ ہم مہر صاحب کے پاس جا کر (حضور کی طرف سے) تعزیت کریں- ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ چونکہ اس علاقہ کے رواج کے مطابق قریبی تعلق والے احباب جب افسوس کے لئے جاتے ہیں تو گھی' بکرے' گندم وغیرہ لے جاتے ہیں- کیونکہ لوگ کثیر تعداد میں تعزیت کے لئے آتے ہیں اور ان کی ضیافت کا اہتمام کرنا کافی مشکل ہوتا ہے- اس لئے متاثرہ خاندان سے اظہار ہمدردی کے طور پر یہ روایت کافی اچھی ہے-

اس لئے آپ میری طرف سے دو بکروں کی اوسط قیمت مہر صاحب کو دے دیں-

چنانچہ حسب ارشاد حضور کے حکم کی تعمیل کی گئی-

آخری ملاقات میں شفقت

ہمارے والد محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب 23/اپریل 1982ء کو وفات پا گئے- آپ کو حضور کے ہم مکتب ہونے کا اعزاز وشرف بھی حاصل تھا- حضور نے اسلام آباد جانے سے ایک یوم قبل مورخہ 22-5-82 کو از راہ شفقت ہمارے تمام اہل خانہ کو یاد فرمایا-

جس میں ہماری والدہ صاحبہ کے علاوہ ہم تین بھائی اور ہمارے اہل وعیال شامل تھے- ملاقات کے کمرہ میں سب لوگ بیٹھ گئے مگر جگہ کی کمی کے باعث خاکسار کھڑا رہا- جب حضور رونق افروز ہوئے تو سلام کرنے کے بعد فوراً فرمایا کہ ناصر ظفر آپ میرے پاس آ کر بیٹھیں- اس غیر معمولی عزت افزائی کے بعد خاکسار کی والدہ محترمہ کو مخاطب فرمایا-

''بہن جی مولوی صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے''- اس کے بعد ذکر خیر کے طور پر مزید تعزیتی تعریفی اور ہمدردی کے کلمات کہنے کے بعد ایک ایک بچے کا نام دریافت فرمایا- یہ سلسلہ تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہا- اس دوران دو دفعہ حضور کے ایک صاحبزادہ نے آ کر اطلاع دی کہ کھانا لگ چکا ہے آپ نے فرمایا انتظار کریں اور ہمیں وقت عطا کئے رکھا-

یہ تھی اپنے جان سے عزیز پیارے محسن آقا سے خاکسار کی آخری ملاقات-

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی روح پرور اور ایمان افروز عنایات اور غیر از جماعت احباب سے شفقتوں اور ملاقاتوں کا جو سلسلہ 1960ء سے اس عاجز کی موجودگی میں شروع ہوا تھا وہ 22 مئی 1982ء تک جاری وساری رہا- اس کے بعد حضور اسلام آباد تشریف لے گئے- جہاں دل کے جان لیوا حملے میں مورخہ 8/9 جون 1982ء کی درمیانی شب رات ایک بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے- مورخہ 9 جون 1982ء کو آپ کا جسد مبارک ربوہ لایا گیا اور اپنے پیارے آقا کا آخری دیدار نصیب ہوا-

خدا تعالیٰ کے انعام ختم ہونے والے نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1966ء میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

جب انسان خدا کی راہ میں قربانی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے تو اسے مزید قربانی کی توفیق بخشتا ہے- مثلاً اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندہ کو دس روپیہ انعام دیتا ہے اور وہ اس روپیہ میں سے کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیتا ہے-

پھر اللہ تعالیٰ اس کو مزید توفیق بخشتا ہے تا وہ ہدایت کے راستوں پر اور آگے بڑھے- پھر وہ اور آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دس روپے کی بجائے ایک ہزار روپے انعام دیتا ہے- پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ ایک ہزار روپے لینے کیلئے تو پیدا نہیں کیا گیا یہ تو ایسے انعام کیلئے پیدا کیا گیا ہے کہ دنیا کی عقل اس کا اندازہ نہیں کر سکتی- کسی آنکھ نے نہیں دیکھا- کسی کان نہیں سنا- کسی زبان نے نہیں چکھا- کسی کے خیال میں یہ انعامی چیزیں نہیں گزریں- اس لئے میں اسے اور آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہوں- پھر وہ بڑی بشاشت سے اور زیادہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کرتا ہے تو خدا تعالیٰ ایک ہزار کی بجائے لاکھ روپیہ اسے دیتا ہے- پھر ایک کروڑ- پھر ارب- یہ گنتی ختم ہونے والی نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے انعام ختم ہونے والے نہیں-

اس طرح وہ بندہ انعام پر انعام حاصل کئے جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے پاتا چلا جاتا ہے-

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

انسانی زندگی کے لئے ناگزیر نعمت۔ ہوا اور اس کی طاقت

خداتعالیٰ کی تخلیق میں ایسے مظاہر نظر آتے ہیں کہ صفت خالقیت قدم قدم پر نئے روپ میں نظر آتی ہے

محترم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ کے پیدا کردہ مظاہر قدرت ایسی خاموش اور چھپی ہوئی طاقتیں اپنے اندر لئے ہوئے ہیں کہ عام حالات میں ہمیں ان طاقتوں کا احساس تک نہیں ہوتا۔ لیکن جب کبھی یہ مظاہر اپنی قوت کا اظہار کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہم ان کے آگے کتنے کمزور اور بے بس ہیں۔ ہوا ہی کو لیجئے۔ ہمارے ارد گرد ماحول میں۔ کمروں کے اندر۔ باہر کھلی جگہ میں ہر جگہ ہوا اپنے قدرتی دباؤ کے ساتھ موجود ہے جو اتنا زیادہ ہے کہ اگر دو پیالوں کے منہ آپس میں جوڑ کر ان میں سے ہوا Suck کر لی جائے تو بیرونی ہوا کا دباؤ انہیں اتنی مضبوطی سے آپس میں جوڑے رکھے گا کہ اگر ان کے دونوں طرف ایک ایک زنجیر باندھ کر دونوں زنجیروں کے ساتھ تین تین گھوڑے باندھ دئے جائیں اور وہ چھ گھوڑے مخالف سمت میں زور لگائیں تو ان پیالوں کو کھول نہیں سکتے۔ اور لطف یہ کہ اتنا زبردست ہوا کا دباؤ ہماری اور تمام جاندار چیزوں کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ اگر یہ دباؤ نہ ہو تو ہمارا سانس لینے کا عمل اور خون کی گردش سب درہم برہم ہو جائیں۔ جس طرح پانی کے جانور پانی کے دباؤ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور جس طرح ہم آکسیجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے جو ہمارے جسم کی بنیادی اینٹوں یعنی خلیات کے لئے از بس ضروری ہے اسی طرح ہوا کا دباؤ بھی ہماری زندگی کے لئے ناگزیر ہے۔ خداتعالیٰ کی تخلیق میں ایسے ایسے عجیب وغریب مظاہر نظر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت قدم قدم پر ایک نئے روپ میں ہمارے سامنے آتی ہے۔ ایک طرف مختلف جانوروں کو اپنی خوراک کے حصول کے لئے اور اپنی بقا کے لئے نت نئی اقسام کی قوتیں اور صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں جن کو اتنی خدا داد استعداد کے ساتھ اس قدر روانی سے یہ جانور استعمال کرتے نظر آتے ہیں کہ انسان کی جدید ترین مشینیں ان کے سامنے شرما کر رہ جائیں۔ تو دوسری طرف مختلف قسم کی حیات کو جس ماحول میں پیدا کیا گیا ہے اس ماحول سے مطابقت رکھتا ہوا جسمانی نظام بھی انہیں عطا ہوا ہے۔ خشکی کے جانور ہوا میں سے جس کا صرف ایک چوتھائی حصہ آکسیجن پر مشتمل ہے کس آسانی اور آٹو میٹک نظام سے آکسیجن علیحدہ کر کے اسے اپنی بقا کے لئے استعمال کرتے ہیں جبکہ آبی جانور اس سے بھی زیادہ پیچیدہ نظام کے تحت اتنی آسانی سے آکسیجن پانی میں سے حاصل کر لیتے ہیں۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے جانوروں کے لئے ہوا کا دباؤ ضروری ہے اسی طرح آبی جانوروں کے لئے پانی کا دباؤ ناگزیر ہے۔

جوں جوں پانی کی گہرائی میں جائیں یہ دباؤ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر فولاد سے بنے ہوئے کسی بکس وغیرہ کو صرف آدھا میل نیچے پانی میں لے جایا جائے تو وہ پانی کے دباؤ کے تحت پچک کر چپٹا ہو جائے گا۔ اور سمندر کی گہرائی تو سات میل تک ہے۔ سمندر کی ان ناقابل یقین گہرائیوں تک مخلوق پائی جاتی ہے۔ کس اصول کے تحت ان کے پھیپھڑے اس دباؤ کے اندر کام کرتے ہیں۔ کس مضبوط ہڈی سے ان کا خول بنا ہے اور کس طریق سے ان کا اندرونی جسم اس ہڈی کے اندر بند ہے کہ پانی کا یہ زبردست دباؤ اس پر اثر نہیں کرتا۔ یہ سب چیزیں ہمارے علم سے بالا ہیں۔ صرف اس قدر علم ہے کہ جس طرح خشکی کے جانور پانی میں اور آبی جانور خشکی پر زندہ نہیں رہ سکتے کیونکہ دونوں کا نظام تنفس جدا جدا ہے۔ اسی طرح سمندر کی گہرائیوں میں بے پناہ دباؤ کے اندر رہنے والے جانوروں کو جب اوپر کم دباؤ والے علاقے میں لایا جائے تو وہ مر جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اندرونی نظام علیحدہ قسم کا ہے۔

ہماری فضا

جوں جوں ہم زمین سے اوپر بلندی کی طرف جائیں کشش ثقل کم ہوتی جاتی ہے اور اسی تناسب سے ہوا کا دباؤ کم ہو کر ہوا لطیف ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ صرف 4 میل کی اونچائی تک ہوا اتنی لطیف ہو جاتی ہے کہ ہم اس میں سانس نہیں لے سکتے۔ اسی لئے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کرنے والے اپنے ساتھ آکسیجن کے سلنڈر لے کر جاتے ہیں۔ اونچی سے اونچی چوٹی صرف 29 ہزار فٹ ہے جبکہ عام مسافر بردار جہاز عموماً 35 ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہے اس لئے اس کے اندر بھی ہوا کا مطلوبہ دباؤ برقرار رکھنے کا خاص انتظام ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس کا کوئی دروازہ یا کھڑکی کھل جائے تو یہ دباؤ فوراً باہر کی فضا میں جہاں دباؤ نسبتاً انتہائی کم ہے Suck ہو جائے گا اور مسافر سانس لینے کے قابل نہیں رہیں گے۔ بلکہ خود مسافر بھی اور ان کا سامان بھی Suck ہو کر باہر کی طرف اڑ جائے گا۔ تو بظاہر خاموش اور اتنی نرم ونازک ہوا عام حالات میں بھی اپنے دباؤ کی وجہ سے اس قدر قوت کی حامل ہے۔ لیکن جب کسی وجہ سے اس کے دباؤ میں شدت پیدا ہو جائے تو اگرچہ یہ شدت ایک مخصوص اور محدود علاقے کے اندر واقع ہوتی ہے لیکن پھر اس کا سامنا کوئی نہیں کر سکتا۔ ہماری زمین کے اوپر 100 میل کی بلندی تک ہوا موجود ہے اگرچہ اوپر جاتے جاتے نسبتاً ہلکی سے ہلکی ہوتی جاتی ہے۔ اس سے اوپر ہوا ختم ہو کر خلا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ 100 میل کا علاقہ بھی ہوا کے دباؤ کی نسبت سے مختلف زون (Zone) میں بٹا ہوا ہے۔ 25 میل کی بلندی پر اوزون گیس Ozone کی ایک 5 میل موٹی تہہ ہماری زمین کی فضا کو سورج اور دیگر ستاروں سے آنے والی حرارت اور تیز شعاعوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہوا کے دباؤ میں پیدا ہونے والی کمی یا بیشی کے نتیجہ میں واقع ہونے والی موسمی تبدیلیاں از قسم تیز ہوا۔ طوفان بارش وغیرہ سب 6 سے 10 میل کی اونچائی کے اندر واقع ہوتی ہیں۔ یہ موسمی تبدیلیاں چار وجوہات سے پیدا ہوتی ہیں۔ 1. درجہ حرات کی کمی بیشی۔ 2۔ ہوا کا دباؤ۔ 3۔ چلتی ہوائیں۔ 4۔ ہوا میں موجود نمی۔ ان میں سب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

درجہ حرارت

سورج سے خارج ہونے والی کل حرارت کے اگر دو ارب حصے کئے جائیں تو ان میں سے صرف ایک حصہ زمین کی فضا تک پہنچتا ہے۔ اس میں سے 34 فیصد حرارت فضا سے منعکس ہو کر واپس خلا میں چلی جاتی ہے۔ 19 فیصد حرارت زمین کے گرد موجود ہوا کے غلاف کو گرم کرتی ہے جبکہ باقی 47 فیصد حرارت زمین پر پہنچ کر خشکی اور سمندروں کے پانی میں جذب ہو جاتی ہے اور یہ حرارت آگے ہماری فضا یا ہوا کو مزید گرم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ خداتعالیٰ نے اس کائنات میں ایسا اعلیٰ وارفع آٹو میٹک نظام وضع فرما دیا ہے کہ ایک چیز خود بخود دوسری چیز کے پیدا ہونے اور اس دوسری چیز سے واپس طاقت پا کر مزید عمل کرنے کی صلاحیت حاصل کرتی چلی جاتی ہے اور یوں یہ نظام بغیر کسی بیرونی طاقت کے خود بخود رواں دواں رہتا ہے۔ جس طرح پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے اسی طرح ہوا اپنا دباؤ برقرار رکھتی ہے۔ اب یہی دونوں اصول آگے ان گنت قوانین قدرت کو جنم دیتے ہیں۔ جس طرح پانی کو آگ پر رکھ کر گرم کیا جائے تو نیچے گرم ہونے والا پانی ہلکا ہو کر اوپر سطح کی طرف اٹھتا جائے گا اور اوپر کا ٹھنڈا پانی نیچے آ کر گرم ہوتا جائے گا اور یوں خود بخود اس کا ایک سائیکل بن جائے گا۔ اسی طرح سورج کی حرارت کے نتیجہ میں زمین کے قریب کی ہوا گرم ہو کر ہلکی ہو جاتی ہے اور اوپر کو اٹھ جاتی ہے جس سے اس جگہ پر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے تو اردگرد کی ہوا اس دباؤ کو پورا کرنے کے لئے اس طرف کا رخ کرتی ہے۔ جتنا زیادہ دو علاقوں میں ہوا کے دباؤ میں فرق ہو گا اتنا ہی زیادہ تیزی سے ہوا چلے گی جس سے آندھیاں اور طوفان پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف سورج کی حرارت زمین میں جذب ہو کر اور زمین کی فضا اس حرارت کو واپس اوپر جانے سے روک کر Green House Effect گرین ہاؤس ایفیکٹ پیدا کرتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں پھل پھول پیدا ہوتے ہیں تو دوسری طرف ہواؤں کے چلنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ گرین ہاؤس ایفیکٹ اور ہواؤں کی تیزی موسمی تغیرات پیدا کرتے ہیں۔

ہوا کا دباؤ

یہ جو ہم ریڈیو۔ ٹیلی ویژن کی موسمی رپورٹ میں سنتے ہیں کہ فلاں علاقہ کم دباؤ کی لپیٹ میں ہے اس لئے وہاں آندھی چلنے اور بارش ہونے کا امکان ہے۔ تو یہ کم دباؤ دراصل ہوا کا دباؤ ہی ہوتا ہے۔ کسی جگہ پر غیر معمولی گرمی پڑنے کے نتیجہ میں وہاں ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھ جاتی ہے اور وہاں دباؤ کم ہو کر خلا سا پیدا ہو جاتا ہے۔ سو دو سو میل دور جہاں گرمی نسبتاً کم ہے یا اس سے بھی دور کے نسبتاً ٹھنڈے اور زیادہ دباؤ والے علاقے سے ہوا اس کم دباؤ والے علاقے کی طرف چلنے لگتی ہے جس سے آندھی اور طوفان پیدا ہوتے ہیں دوسری طرف جو ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی تھی وہ فضا کی سردی کی وجہ سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ زمین اور پانی میں سورج کی جذب شدہ حرارت صرف ایک دو میل کی اونچائی تک اپنا اثر رکھتی ہے۔ اس سے اوپر شدید سرد علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ پہاڑوں پر برف جمنے اور اونچے علاقوں میں سردی ہونے کی یہی وجہ ہے۔ تو سمندروں سے اٹھنے والی ہوا جو آبی بخارات سے لدی ہوتی ہے۔ اوپر پہنچ کر ٹھنڈی ہو جانے کی وجہ سے یہ بخارات پانی کے ننھے ننھے قطروں میں تبدیل ہو کر بادل بن جاتے ہیں۔ ان بادلوں کی تہوں کے اندر جب ہوا تیزی سے چلتی ہے تو بجلی پیدا ہوتی ہے اور بجلی کی چمک کے نتیجہ میں جو بے پناہ حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے اس علاقہ کی ہوا یکدم گرم ہو جانے سے وہاں زوردار کڑک پیدا ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ پانی کے باریک قطرے ٹھنڈک سے باہم مل کر بڑے بڑے ہو جاتے ہیں تو ہوا ان کا بوجھ سہار نہیں سکتی اور بارش شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہی گرمی جو ہوا کے اوپر اٹھنے اور آبی بخارات پیدا کرنے کا باعث بنی تھی بارش برسانے اور موسم کو ٹھنڈا اور خوشگوار کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ اور یہ سائیکل چلتا رہتا ہے اور موسم

کوایک خاص اعتدال کی حد میں رکھتا ہے- جتنی زیادہ گرمی پڑے گی اتنے ہی زیادہ آبی بخارات ہوا میں شامل ہوکر اوپر کی ٹھنڈی فضا میں جائیں گے اور اتنی ہی بارش زیادہ ہوگی اور موسم خوشگوار ہو جائے گا- تو اس طرح ہوا کا دباؤ اگر زیادہ ہوگا تو موسم صاف رہے گا اور دباؤ کم ہوگا تو آندھی اور بارش آئے گی- ہوا میں موجود نمی سے بارش کے علاوہ- شبنم- دھند- ژالہ باری اور برف باری بھی پیدا ہوتی ہے ہوا کا وہ درجہ حرارت جس پر آبی بخارات جم کر پانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں Dew Point کہلاتا ہے- چنانچہ رات کو خنکی بڑھ جانے سے پانی کے قطرے شبنم یا Dew کی صورت میں گھاس- درختوں کے پتوں اور کھڑکیوں کے شیشوں وغیرہ پر جمع ہو جاتے ہیں- اگر بخارات کے اندر پانی کی مقدار Saturation Point تک پہنچ جائے یعنی اتنا پانی جتنا ہوا زیادہ سے زیادہ اٹھا سکتی ہے تو زمین کی سطح کے قریب کی ٹھنڈک فضا کی ٹھنڈک کے برابر ہو جانے کے نتیجہ میں وہیں بادل بن جاتے ہیں جنہیں دھند کہا جاتا ہے- جب فضا میں سردی بہت بڑھ جائے تو آبی بخارات پانی کے قطروں یا اولوں کی صورت اختیار کرنے کی بجائے براہ راست جم جاتے ہیں اور اس صورت میں وہ برف باری کے گالوں کی صورت میں زمین پر گرتے ہیں- بعض اوقات بارش کی صورت میں پانی زمین پر گرنے کے فوراً بعد جم جاتا ہے اس صورت میں اسے Sleet کہا جاتا ہے- Snow اور Sleet تو صرف سرد ممالک میں یا اونچے پہاڑی علاقوں میں دیکھے جاسکتے ہیں جبکہ ژالہ باری یا اولے ہر جگہ پڑ سکتے ہیں-

چلتی ہوا

جب ہوا چلتی ہے تو اپنی تیزی اور شدت کے اعتبار سے یہ مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے- ایک تو ہے General Circulation جو سارا سال ہوا ایک خاص علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف چلتی رہتی ہے یہ زیادہ تیز نہیں ہوتی اور انسان اس سے بڑے بڑے کام لیتا ہے جس طرح پانی خشکی کی نسبت دیر سے گرم اور دیر سے ٹھنڈا ہوتا ہے- اس لئے دن کے وقت سورج کی ضرورت کی وجہ سے سمندر کے مقابلہ میں خشکی زیادہ گرم ہو کر یہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے تو سارا دن سمندر کی طرف سے ہوا خشکی کی طرف چلتی رہتی ہے جسے نسیم بحری کہا جاتا ہے- رات کو اس کے برعکس خشکی جلدی ٹھنڈی ہو کر یہاں ہوا کا دباؤ سمندری دباؤ کی نسبت زیادہ ہو جاتا ہے تو ساری رات ہوا خشکی کی طرف سے سمندر کی طرف چلتی رہتی ہے جسے نسیم بری کہا جاتا ہے- سمندر کے کنارے آب و ہوا معتدل ہونے کی وجہ یہی نسیم بری اور نسیم بحری ہیں- اسی طرح پورے زمین کے گولہ پر زمین کے درمیانی علاقہ یعنی قطر سے ساڑھے تیئیس درجہ شمال یعنی خط سرطان اور ساڑھے تیئیس درجہ جنوب یعنی خط جدی کے درمیانی علاقہ میں سورج کی شعاعیں عمودی پڑنے کی وجہ سے یہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور خط سرطان سے شمال اور خط جدی سے جنوب میں نسبتاً زیادہ ٹھنڈک ہونے کی وجہ سے سارا سال ہوائیں خط سرطان کی طرف سے قطر کی طرف چلتی رہتی ہیں ان کو تجارتی ہوائیں کہا جاتا ہے کیونکہ ماضی میں جہاز ران اپنے بادبانی جہازوں کو تجارتی مقاصد کے لئے سمندر میں چلانے کے لئے ان ہی ہواؤں پر بھروسہ کرتے تھے- یہ چونکہ عمومی طور پر سارا سال ایک خاص رخ پر چلتی رہتی ہیں اس لئے ان کو جنرل سرکولیشن کہا جاتا ہے- ان کے علاوہ ایسی تیز ہواؤں کے چھوٹے بڑے طوفان اٹھتے ہیں جن کے بارہ میں پہلے سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کہاں اور کب پیدا ہوں گے- یہ طوفان کسی مقامی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نہایت شدید ہونے کی وجہ سے بہت سا نقصان بھی کرتے ہیں- ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:-

1- آندھی- جب اچانک کسی جگہ ہوا کا دباؤ کم ہو جائے تو سینکڑوں میل دور سے ارد گرد کی ہوا تیزی سے اس خلا کو پر کرنے کے لئے آتی ہے اور اس وقت تک چلتی رہتی ہے جب تک موسم میں خنکی پیدا ہو کر ہوا کا دباؤ برابر نہ ہو جائے- اس کے ساتھ بارش بھی آ سکتی ہے جس میں بجلی کی گرج اور چمک شامل ہوتی ہے-

2- سائیکلون اور اینٹی سائیکلون- زمین کی گردش کی وجہ سے ایک چھوٹی سی جگہ میں ہوا گردش کرنے لگتی ہے اور ہوا اور مٹی وغیرہ کا ایک اونچا ستون سا بن جاتا ہے جو ایک سمت سے دوسری سمت میں چلتا جاتا ہے- اس کی دو اقسام ہیں- ایک سائیکلون جو اندر سے خالی ہوتا ہے یعنی اندرونی مرکز میں دباؤ کم ہونے کی وجہ سے ہوا باہر سے اندر کے خلا کے گرد گھومتی ہے اور دوسرا اینٹی سائیکلون جس میں اندر دباؤ زیادہ ہوتا ہے اور ہوا بیرونی طرف گھومتی ہے نصف کرہ شمالی میں سائیکلون گھڑی کی سوئیوں کے مخالف رخ پر اور اینٹی سائیکلون گھڑی کی سوئیوں کے رخ پر گھومتے ہیں جبکہ نصف کرہ جنوبی میں اس کے برعکس ہوتا ہے-

3-Tornado- یہ سب سے زیادہ شدت والا اور خوفناک طوفان ہوتا ہے- اس کو ایک بڑا سائیکلون بھی کہا جاسکتا ہے- یہ بھی قیف کی شکل کا ایک لمبا ہوا کا ستون ہوتا ہے جس کی موٹائی آدھا میل قطر کے لگ بھگ ہوتی ہے لیکن اس کی رفتار 400 میل فی گھنٹہ کے قریب ہوتی ہے- اور اس میں اس قدر دباؤ اور طاقت ہوتی ہے کہ جو چیز اس کے راستہ میں آئے اسے تباہ و برباد کرتا چلا جاتا ہے- بڑے بڑے مکانات- بجلی کے کھمبے اور تار- اونچے درخت- ہر چیز کو ملیامیٹ کر دیتا ہے- اس کو دیکھ کر ہوا کی طاقت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے- اگر ساحل سمندر پر ہو تو بیس بیس فٹ اونچی لہریں پیدا کر کے وسیع علاقے میں شدید سیلاب کی صورت پیدا کر دیتا ہے- چند سال قبل نارنگ منڈی پاکستان میں یہ آیا تھا اور اس کی تباہی لوگوں کو آج تک یاد ہے- امریکہ میں یہ عام ہیں-

4-Hurricane- یہ بہت وسیع و عریض علاقہ پر بیک وقت پیدا ہونے والا خوفناک طوفان ہے- اس کا علاقہ 500 میل تک ہو سکتا ہے جس کے اندر شدید دباؤ کا مرکز ہوتا ہے عام طور پر یہ سمندر میں پیدا ہوتا ہے اور خوفناک رفتار سے ساحل کی طرف بڑھتا ہے- تھوڑا عرصہ قبل ایسا طوفان بحر ہند میں بنا تھا- اس طوفان کے اندر اور چھوٹے بڑے کئی طوفان جنم لیتے ہیں- بنگلہ دیش میں ایسے طوفان اکثر تباہی لاتے رہتے ہیں- بھارت اور پاکستان کے جنوب میں ساحلی علاقے متعدد بار اس کے خطرے کی زد میں آ چکے ہیں لیکن خوش قسمتی سے یہ طوفان ساحل پر پہنچ کر بڑی تیزی سے اپنی شدت کو کھو دیتے ہیں انہیں Typhoon بھی کہا جاتا ہے-

5-Winter Storm- یہ سرد ممالک میں آتے ہیں- ان میں Ice Storm جس میں تیز اور سرد ہوا اور بارش کے ساتھ ساتھ زمین پر برف جم جاتی ہے اور Blizzard جو ہماری آندھی سے مشابہ ہے شامل ہیں- جس طرح آندھی میں ریت اور مٹی کی وجہ سے چلنا مشکل ہوتا ہے اس طوفان میں برف کے گالے یہی کام کرتے ہیں-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34261 میں محمد صلاح الدین چٹھہ ولد محمد ریاض چٹھہ قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہوں اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد صلاح الدین چٹھہ ولد محمد ریاض چٹھہ سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 1 محمد ریاض چٹھہ سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد وصیت نمبر 28778

مسل نمبر 34262 میں داؤد احمد ظفر ولد مسعود احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2980 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد داؤد احمد ظفر ولد مسعود احمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد صدیقی ولد چوہدری بشیر احمد کوارٹر نمبر 167 صدر انجمن احمدیہ گواہ شد نمبر 2 سید شاہد احمد شاہ ولد سید مصدق احمد شاہ دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر 34263 میں فریحہ عزیز بنت عزیز احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کی جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ فریحہ عزیز بنت عزیز احمد طاہر ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد طاہر ولد مکرم عبداللطیف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری صادق علی ولد چوہدری احمد علی ناصر آباد ربوہ

مسل نمبر 34264 میں طاہر احمد فرخ ولد شریف احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000+2580 روپے ماہوار بصورت بنیادی الاؤنس + مہنگائی الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا

رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے - العبد طاہر احمد فرخ ولد شریف احمد بھٹی نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید حمید الحسن وصیت نمبر 28628 گواہ شد نمبر 2 سید صغیر الحسن وصیت نمبر 28815

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

مکرم محبوب الرحمن صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں- میری والدہ مکرمہ ناصرہ رحمن صاحبہ زوجہ مکرم مرزا حفیظ الرحمن صاحب حلقہ محمود آباد کراچی حال دارالنصر شرقی ربوہ تین سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 27 جون 2002ء کو وفات پاگئیں- مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 28 جون 2002ء کو بعد نماز فجر محلہ دارالنصر شرقی میں مکرم محمد انور نسیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور شام ساڑھے سات بجے عام قبرستان میں تدفین ہوئی- قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے، مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے-

ولادت

مکرم سلطان احمد صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28 جون 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبین احمد عطا فرمایا ہے- بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولود مکرم صوفی غلام احمد صاحب دارالشکر کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال کا نواسہ ہے احباب سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے-

عطیہ چشم، صدقہ جاریہ

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع قصور اطلاع دیتے ہیں کہ میرے چچا شیخ محمد اکرم ریٹائرڈ ڈائریکٹر پروڈکشن مورخہ 11 جون 2002ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 73 سال سمن آباد لاہور میں وفات پاگئے ہیں- اسی روز بعد نماز عشاء ان کا جنازہ سمن آباد کی بیت الذکر میں مربی صاحب حلقہ سمن آباد نے پڑھایا اور ہانڈو گجر قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی- قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر نے دعا کروائی- مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں- تمام بچے شادی شدہ ہیں- مرحوم پرہیزگار- دعاگو- مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے- آپ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے اور مکرم شیخ محمد اسلم صاحب قصور کے چھوٹے بھائی تھے- احباب سے ان کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے-

درخواست دعا

مکرم محمود احمد باجوہ صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق جو کہ دس گیارہ سال سے وکالت وقف نو میں رضاکارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں آجکل دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں- راولپنڈی میں ان کی انجیو پلاسٹی متوقع ہے- احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے- آمین

بقیہ صفحہ 1

مقدار میں ان کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے- اس سلسلہ میں اگر آپ کو کسی مسئلہ یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو گلشن احمد نرسری ربوہ میں ہر وقت تجربہ کار مالی موجود ہیں جو کہ مفید مشورہ دیتے ہیں-

اسی طرح گلشن احمد نرسری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں جو کہ گلشن احمد نرسری نہایت ارزاں نرخوں پر فراہم کرتی ہے- حسب ضرورت وہاں سے پودے حاصل کئے جاسکتے ہیں- اس کے علاوہ آپ کو گھریلو باغبانی کیلئے آلات کی ضرورت ہو تو وہ بھی فراہم کرتی ہے- نیز جدید ترین ڈیزائنوں کے گملے بھی موجود ہیں- احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں-

(تزئین ربوہ کمیٹی)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

پاک بھارت ثالثی چین کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کا ملک پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کا خاتمہ اور مذاکرات چاہتا ہے- رابطہ بحال کرنے کیلئے تعمیری راستہ نکالا جائے- مثبت بات چیت کیلئے عالمی کوششوں کا ساتھ دیں گے- پاک بھارت ثالثی کیلئے تیار ہیں - دفاعی مقاصد اور علاقے میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کیلئے پاک چین تعلقات انتہائی اہم ہیں-

مشرق وسطیٰ امن منصوبہ جرمنی نے مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے خاتمے اور خطے میں پائیدار امن کے قیام کیلئے ایک نیا منصوبہ پیش کیا ہے- برلن میں جرمن وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اس منصوبے میں فلسطینی اتھارٹی کی اصلاحات کی نگرانی کیلئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا نمائندہ مقرر کرنے کیلئے کہا گیا ہے- جرمنی نے کہا ہے کہ وہ اپنے امن منصوبے پر عالمی حمایت حاصل کرنے کیلئے کوششیں شروع کرے گا-

جیش محمد کا کمانڈر ہلاک بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ 13 دسمبر کو بھارتی پارلیمنٹ پر حملے میں ملوث کالعدم جیش محمد کا ضلعی کمانڈر بلال احمد مقبوضہ کشمیر کے علاقے ہندواڑہ میں میں 3 گھنٹے کے مقابلے کے بعد ہلاک ہوگیا ہے-

جنوبی کوریا میں خاتون وزیر اعظم جنوبی کوریا کے صدر کم ڈائی جنگ نے اپنی کابینہ میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کرتے ہوئے ایک خاتون ماہر تعلیم کو ملک کا نیا وزیراعظم مقرر کیا ہے-

صدام کی اقتدار سے بے دخلی کا منصوبہ چین نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام کی اقتدار سے بے دخلی کا منصوبہ خطے میں تباہی کا باعث بنے گا- امریکی دفاعی تجزیہ نگار جان پائیک کا کہنا ہے کہ امریکی فوجیں ایک ہفتے میں تباہی پھیلا کر بغداد پر قبضہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں- تاہم عراق کیمیائی ہتھیار/فوجی مشن کی کارروائی کو ناکامی سے دوچار کر سکتے ہیں-

13 فلسطینی گرفتار اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کے شہر نابلوس میں چھاپوں اور خانہ تلاشیوں کے دوران کم از کم 13 فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا ہے- اسرائیلی فوج نے بیت المقدس میں فلسطینی یونیورسٹی پر بلہ بول دیا- دفاتر سیل اور دفتر پر قبضہ کر لیا-

20 لاکھ ڈالر کی امداد افغانستان کے صوبہ ارزگان میں امریکی طیاروں کی بمباری سے ہلاک ہونے والے شہریوں کی امداد کیلئے امریکہ 20 لاکھ ڈالر امداد دے گا- یہ امداد جلد ہی افغانستان پہنچ جائے گی-

نوبل انعام دنیا میں سب سے زیادہ نوبل انعام حاصل کرنے والوں میں امریکہ سرفہرست ہے ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ آج تک 249 نوبل پرائز حاصل کر کے دنیا بھر میں پہلے نمبر، برطانیہ 98 نوبل پرائز حاصل کر کے دوسرے اور جرمنی 75 نوبل پرائز کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے- فرانس نے 48 سویڈن نے 30 سوئٹزرلینڈ نے 18 یو ایس ایس آر نے 16 ہالینڈ نے 15 اور اٹلی نے اب تک 14 انعام حاصل کئے ہیں- جبکہ 21 ویں صدی کا پہلا امن نوبل انعام جنوبی کوریا کے صدر کم ڈائی جونگ نے حاصل کیا-

70 لاکھ سال پرانی انسانی باقیات دریافت ماہرین کی ٹیم نے شمالی چاڈ (وسطی افریقہ) کے صحرائے جوراب میں ستر لاکھ سال پرانی انسانی باقیات دریافت کی ہیں- مذکورہ باقیات کھوپڑی، جبڑے کی ہڈی اور دانتوں پر مشتمل ہیں- ماہرین نے اس دریافت کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی زندگی کے ارتقاء کے بارے میں اس دریافت سے ہمارے علم میں اضافہ ہوگا-

افریقین یونین افریقن یونین کے قیام سے لیبیا کے صدر معمر قذافی کے خواب کو تعبیر مل گئی ہے- اے یو کا تصور قذافی نے پیش کیا تھا- ان کے خیال میں یورپی ممالک خطے کے وسائل بے دردی سے لوٹ رہے ہیں- قبل ازیں لیبیا کے صدر مسلمان ممالک کو ایک یونین میں اکٹھا کرنے کی سیاسی وسفارتی کوششیں کرتے رہے ہیں-

ڈیپریشن مالی خسارے کا سبب تازہ ترین تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ ڈیپریشن جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ مالی خسارے کا باعث بھی بنتی ہے- کینیڈین ماہرین نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ملازمین کا ڈیپریشن سالانہ کروڑوں ڈالرز کا خسارہ کرتا ہے اس سلسلہ میں کینیڈا کی 3 بڑی کمپنیوں کے 63 ہزار ملازمین کے ڈیٹا کا جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ ڈیپریشن کے باعث ملازمین کے چھٹیاں کرنے سے مجموعی طور پر کم از کم ایک لاکھ 44 ہزار 700 "ورک ڈیز" ضائع ہو گئے-

پائلٹوں کو اسلحہ رکھنے کی اجازت امریکی ایوان نمائندگان نے کمرشل پائلٹوں کو دوران پرواز اسلحہ رکھنے کی اجازت دینے کیلئے ایک بل کی منظوری دے دی ہے بل کی منظوری 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد ائیر لائنز کی سیکورٹی کو مزید فعال بنانے کی غرض سے دی گئی ہے-

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	13-جولائی	زوال آفتاب :	1-14
ہفتہ	13-جولائی	غروب آفتاب :	8-18
اتوار	14-جولائی	طلوع فجر :	4-32
اتوار	14-جولائی	طلوع آفتاب :	6-18

سپریم کورٹ نے بی اے کی شرط جائز قرار

دی عدالت عظمیٰ نے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کیلئے گریجویشن کی لازمی تعلیمی شرط کے خلاف دائر کی جانے والی آئینی پٹیشنوں کو مسترد کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کے الیکشن آرڈر 2002ء کے آرٹیکل 8اے کو جائز اور قانونی قرار دے دیا ہے- فاضل عدالت نے اپنا مختصر حکم سناتے ہوئے کہا کہ اس ضمن میں دائر کی جانے والی آئینی پٹیشن متفقہ طور پر مسترد کی جاتی ہے- اب فیصلے کے مطابق 10-اکتوبر کو ہونے والے انتخابات میں نان گریجویٹ حصہ نہیں لے سکیں گے-

مخالفت زیادہ ہو تو کام کرنے کا مزہ بڑھ

جاتا ہے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ کسی بھی کام میں اگر اپوزیشن زیادہ ہو تو کام کرنے کا مزہ بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے- انہوں نے کہا کہ بہبود آبادی پروگرام کی مخالفت بھی بعض حلقے کر رہے ہیں مگر خاندانی منصوبہ بندی اسلامی احکام کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی اسلام فیملی پلاننگ سے منع کرتا ہے- موجودہ حکومت آبادی پر کنٹرول سے متعلق اپنے اہداف حاصل کرے گی-

میڈیکل کالج کے طلبہ کو مفت تعلیم کا اعلان

گورنر پنجاب نے صوبے بھر کے تمام میڈیکل کالجوں میں فیسوں اور ہوسٹلوں میں رہائش پذیر طلبہ و طالبات کے لئے بجلی کے بلوں میں اضافہ کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے- گورنر نے یہ بھی اعلان کیا کہ آئندہ برس سے صوبے کے تمام میڈیکل کالجوں میں میرٹ پر آنے والے طلباء کو مفت تعلیم دی جائے گی- جبکہ ایک ارب روپے کے وظائف بھی طلباء کو دیئے جائیں گے- انہوں نے صوبے کے تمام میڈیکل کالجوں میں یکساں داخلہ پالیسی بنانے کی ہدایات بھی دیں- انہوں نے لاہور کے تمام بڑے ہسپتالوں میں فوری طور پر پرائیویٹ پریکٹس شروع کرنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہاں پرائیویٹ مریضوں کے علاج کیلئے علیحدہ بلاک بنائے جائیں-

غیر جانبدارانہ تفتیش جلد مکمل کی جائے سپریم

کورٹ نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی ہے کہ میروالا کے واقعہ کی تفتیش غیر جانبدارانہ اور شفاف انداز میں جلد سے جلد مکمل کی جائے متاثرہ خاتون کے گھر حفاظت کیلئے پولیس کا پہرہ بٹھایا جائے- سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی سربراہی میں بنچ نے واقعہ میروالا کی سماعت کی-

سیاسی جماعتوں کو شدید دھچکا لگے گا سپریم

کورٹ کی جانب سے امیدواروں کے لئے گریجویشن کی شرط برقرار رکھنے کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی کا کہنا ہے کہ اس سے سیاسی جماعتوں کو شدید دھچکا لگے گا- کیونکہ اس کی رو سے ان کے کئی امیدوار اور معروف سیاستدان نااہل ہو جائیں گے-

سینٹ کا انتخاب اور آئینی ترامیمی پیکج کی

منظوری 10-اکتوبر کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ سینٹ کے انتخاب این آر بی کی پیش کردہ ترامیم کے پیکج کی منظوری سے مشروط ہے- سینٹ کے انتخاب کے طریقہ کار میں تبدیلی تجویز این آر بی کے پیکج میں شامل ہے جس پر 30 جولائی تک عوامی تجاویز وصول کرنے کے بعد حکومت حتمی فیصلہ کرے گی- جبکہ صدر جنرل مشرف بھی آئندہ ہفتے سے سیاست دانوں، دانشوروں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے مشاورت کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں-

بلوچستان کے علاقے میں امریکی جاسوس

طیارہ تباہ بلوچستان کے علاقے فاران میں شمسی ائرپورٹ کے قریب امریکی ریموٹ کنٹرول جاسوس طیارہ گر کر تباہ ہو گیا- واقعہ کی اطلاع ملتے ہی حساس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اعلیٰ عہدیدار بھاری نفری کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے اور علاقے کو گھیرے میں لے لیا- واشنگٹن سے اے پی کے مطابق گلوبل ہاک طیارہ جس میں کوئی ہوا باز نہیں تھا انجن میں خرابی کے باعث گر کر تباہ ہوا-

حاکم زرداری کو 5 سال قید اور پونے دو کروڑ

جرمانہ کراچی میں احتساب عدالت نے سابق رکن قومی اسمبلی حاکم علی زرداری کو بدعنوانی کے ریفرنس میں 5 سال قید بامشقت اور ایک کروڑ 85 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے- جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں 2 سال قید بامشقت بھگتنا ہوگی- اور ملزم کو دس سال کیلئے کسی عوامی عہدے کیلئے نااہل بھی قرار دیا گیا ہے- عدالت نے حاکم زرداری کا فرانس میں مکان بھی ضبط کرنے کا حکم دیا ہے-

1382 سکول اور 60 کالج قومیائے گئے

تھے پنجاب میں سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں قومیائے گئے سکولوں اور کالجوں کی تعداد 1442 تھی جن میں سے 1382 سکولز اور 60 کالجز تھے- یہ تمام تعلیمی ادارے اکتوبر 1972ء میں قومیائے گئے- ان سکولز و کالجز کو اب واپس کرنے کیلئے حکومت نے خود ان کے پرانے مالکان سے رابطے شروع کر دیئے ہیں- ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ کے مطابق جن کو ادارے واپس کئے جائیں گے جو ان سے باقاعدہ اگریمنٹ کئے جائیں گے کہ وہ 1972ء سے لے کر اب تک اپنی بلڈنگوں کے کرائے لینے کا مطالبہ نہیں کریں گے جبکہ حکومت اس کے عوض ان سے اس بلڈنگ میں جو بھی ڈویلپمنٹ ہوئی ہوگی اس کے چارجز نہیں لے گی انہوں نے کہا کہ ادارے ان کو واپس کئے جائیں گے 1972ء میں ان کو چلا رہے تھے- لاہور میں سابق مالکان کو ادارے ان کے حوالے کرنے کی پہلی تقریب میں مہمان خصوصی گورنر پنجاب ہوں گے-

محکمہ تعلیم میں بھرتی پر پابندی نہیں ہونی

چاہئے محکمہ تعلیم پنجاب کے پاس تنخواہوں کے بجٹ میں اربوں روپے موجود ہونے کے باوجود گزشتہ مالی سال میں اساتذہ کی 33 ہزار سے زائد آسامیوں پر بھرتی نہیں ہو سکی اور محکمہ تعلیم کے پاس سال کے آخر میں تقریباً ساڑھے چار ارب روپے خرچ ہونے سے رہ گئے- یہ بات پنجاب کی ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں سامنے آئی- اجلاس میں محکمہ تعلیم کی طرف سے بتایا گیا کہ بھرتی پر پابندی کے باعث خالی آسامیوں پر اساتذہ کی بھرتی نہیں ہو سکی- اب حکومت کی منظوری سے 30 ہزار آسامیوں کو پر کیا جا رہا ہے- اکاؤنٹنٹ جنرل وزیر احمد قریشی نے کہا کہ تعلیم کے شعبے میں بھرتی پر پابندی نہیں ہونی چاہئے-

ہومیو پیتھی سیکھیں
3 معیار: ڈاکٹرز، گریجوایٹس، میٹریکولیٹس
پروفیسر سجاد ربوہ - 212694

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

العطاء جیولرز
DT-145-C گری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود
4844986

جرمن ولوکل ہومیوپیتھک ادویات
جرمن ولوکل ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات، سادہ نکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ- فون 213156

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T T, FEBC, Encashment Certificate
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore,
Tel# 5713728. 5713421.5750480.5752796 Fax#5750480

GALAXY TRAVEL SERVICES
(PRIVATE) LTD.
Govt. Licence No. 207
Special Offer :-
For Jalsa Salana U.K 2002, there is Special Offer with return ticket (Lahore-London-Lahore)
For Booking, do call us immediately.
IATA
3, TRANSPORT HOUSE, EGERTON ROAD - LAHORE
TEL: (042) 6366588 - 6367099 - 6310449 FAX: (042) 6361599